مولانا قاری عبدالحق

شغفِ قرآن وتجوید

میں ۱۹۵۷ء میں ہندوستان سے کراچی حاضر ہوا اور بعض اکابر سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ منجملہ اور اکابر کے حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نیاز حاصل ہوا، تعارف کے بعد حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے تلاوت قرآن کریم کی فرمائش کی، میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کی تعمیل کی، دوران تلاوت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن کریم سے حقیقی عشق ہے۔ تلاوت کے اختتام پر حضرت والا نے مجھے اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازا اور ارشاد فرمایا کہ: ہم کو اپنے مدرسہ کے لئے ایک مجود کی ضرورت ہے، اگر آپ ہماری پیش کش کو قبول کرلیں تو بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا کہ حضرت زہے نصیب! میں انشاء اللہ! حتی المقدور اس خدمت جلیلہ کو انجام دینے کی پوری کوشش کروں گا، آپ میرے حق میں استقامت کی دعا فرمائیں، اس کے بعد حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر میں نے تدریس کا سلسلہ شروع کردیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسے کے ہر طالب علم کے لئے تجوید کو لازم قرار دے دیا تھا اور بفضلہ تعالیٰ تاحال یہ سلسلہ جاری ہے، ہمارے مدرسے کو یہ خاص امتیاز حاصل ہے کہ درجہ اعدادیہ سے درجہ ثالثہ تک تجوید لازمی ہے۔ اور اس کے باضابطہ تحریری وتقریری، امتحانات ہوتے ہیں۔ یہ سب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن کریم کے ساتھ شغف ہی کی برکات ہیں، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے جو درجہ حفظ قائم فرمایا ہے، اس کی نگرانی بھی میرے سپرد ہے اور اس کا امتحان بھی باضابطہ مدرسے کے امتحان کے ساتھ ہوتا ہے، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ درجہ حفظ کے بارے میں مجھ سے معلومات حاصل کرتے رہتے اور فرماتے کہ: اس کی طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے، ہمارے مدرسے کی بنیاد قرآن کریم ہی کی تعلیم پر ہے، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش ہوتی کہ حفظ کے لئے اچھا تجربہ کار حافظ رکھا جائے، تاکہ اس مدرسے سے

وقت مدرسے کے حالات مالی اعتبار سے دگرگوں ہیں، اگر آپ حضرات میں سے کسی استاذ کے لئے یہ حالت ناقابل برداشت ہوتو میری طرف سے بخوشی اجازت ہے کہ وہ اپنا کوئی دوسرا انتظام فرمالے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد کے بعد تمام اساتذۂ کرام نے بالاتفاق یہ عرض کیا کہ حضرت ہماری کوئی حالت بھی ہوہم انشاء اللہ ثابت قدم رہیں گے، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے، اور جناب والا بھی ہمارے حق میں استقامت کی دعا فرمائیں، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر بہت آبدیدہ ہوئے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، بحمد اللہ تعالیٰ یہ مشکل بہت جلد آسان ہوگئی۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حکومت کویت کی طرف سے کراچی میں عربی کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا گیا جو کسی وجہ سے بند کر دیا گیا، اس مدرسے کا کافی سامان تھا' ایک روز حکومت کویت کا ایک نمائندہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے بغرض ملاقات مدرسے میں آیا، اس وقت حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں راقم الحروف بھی موجود تھا، حضرت مولانا نے نمائندہ کا اھلاً و سھلاً و مرحباً کہہ کر استقبال کیا، اور جہاں مولانا تشریف فرما تھے اس نمائندے کو بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جس کمرے میں تشریف فرما تھے' اس میں عالیشان صوفے اور کرسیاں موجود نہیں تھیں' صرف چند پرانی کرسیاں اور ایک چارپائی تھی جس پر حضرت مولانا نے اس نمائندے کو بٹھایا تھا اور ساتھ ہی مولانا نے نمائندے سے فرمایا کہ: ہم آپ کے شایان شان خاطر نہ کر سکے' اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں، اس نمائندے نے بھی بے تکلفانہ جواب دیا کہ ''یا مولانا لا بأس'' حضرت نے مدرسے کا تفصیلی تعارف کرایا، اور فرمایا کہ: ہمارے اس مدرسے کی بنیاد اخلاص اور تقویٰ پر ہے۔ ہم جس کے دین کی حفاظت کے لئے یہ خدمت انجام دے رہے' وہ ہمارے تمام حالات سے باخبر ہے اور ہم نے اسی واسطے نہ تو اپنے مدرسے، کے لئے کوئی سفیر مقرر کیا ہے اور نہ ہی ہماری اپیلیں شائع ہوتی ہیں، ہم دستار بندیوں کے جلسے بھی بغرض اپیل منعقد نہیں کرتے، اس واسطے کہ جس کی رضا کے لئے ہم یہ خدمت انجام دے رہے ہیں' وہ علیم وخبیر ہے' وہ مسبب الاسباب ہے' عاجز مخلوق سے کیا امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔

اس نمائندے پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا۔ اور اس نے کہا کہ: مولانا! ہم آپ کے مدرسہ کے لئے سامان دینا چاہتے ہیں' آپ قبول فرمائیں۔ حضرت مولانا نے اس نمائندے کی اس بات کو علی الرأس والعین فرماتے ہوئے قبول فرمایا، اور اس سامان کے لانے کا انتظام راقم الحروف اور مولانا عبدالرزاق سکندر کے سپرد فرمایا: ہم دونوں نے چند طلبہ کو ساتھ لیا اور تمام سامان وہاں سے لے آئے۔ میں اس سلسلہ میں ایک بات قابل ذکر سمجھتا ہوں کہ اگر کبھی کوئی مہمان دفتر مدیر میں آکر بیٹھتا تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس سے فرماتے کہ یہ سب سامان صوفے، کرسیاں، میزیں، پنکھے وغیرہ مدرسے کی رقم سے نہیں خریدے گئے' یہ سب

سامان ایک ادارے نے اس مدرسے کو دیا ہے، ہم مدرسے کی رقم ایسی چیزوں پر خرچ نہیں کرتے، اس لئے کہ یہ اسراف ہے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ اخلاص، تقویٰ اور خشیت الٰہی کے پیکر تھے، ہماری ایک زمانے سے یہ تمنا تھی کہ حضرت مولانا جیسے صاحب بصیرت شخص (جس کی پوری زندگی قرآن وسنت کا نمونہ ہو) کو اگر حکومت کے اہم امور میں بحیثیت مشیر مقرر کیا جائے تو اسلام اور ملک کو بہت بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ دن نصیب فرمایا کہ حکومت کی جانب سے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو اسلامی نظریے کی کونسل میں بحیثیت مشیر مقرر کیا گیا، حضرت علیہ الرحمۃ نے بڑی تیزی سے کام شروع کردیا، اجلاسوں میں شرکت کے لئے حضرت مولانا تشریف لے جانے لگے، ہمیں اس سے بڑی مسرت ہوتی تھی اور ہم سب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحت اور کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے، تا آنکہ اسی دورانِ جہاد وہ گھڑی آپہنچی کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی روح اپنے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے پرواز کرگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

صبح کو جب میں حسب معمول مدرسہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ یہاں کا نقشہ ہی اور ہے، بڑی پژمردگی چھائی ہوئی ہے، دفتر مدیر ایک غم کدہ بنا ہوا ہے، ہر شخص مغموم اور آبدیدہ نظر آرہا ہے، میں حیران ہوگیا کہ الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے؟ کہ آج پورا مدرسہ غم کے آنسو بہا رہا ہے، جب میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر سنی تو یقین نہیں آتا تھا، لیکن **اللہ یفعل مایرید** میں کسی کا دخل نہیں، حضرت مولانا کے وصال کی خبر سے قلب پر جو کچھ گزری اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ بس اتنا عرض کردینا کافی سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا کی وفات نے ہم سب کو اور ہمارے مدرسے کو یتیم کردیا، ہم سب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر اپنے غموں کو تازہ کرتے رہتے ہیں اور خصوصاً میرا غم تو ہر روز ہی تازہ ہوتا ہے، اس لئے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک میرے درجے کے سامنے ہی ہے۔

اللہ رب العزت حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو نور سے منور فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، نیز ہم سب کو حضرت کی نصیحتوں پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ رب العزت اس مدرسے کو حاسدوں کے حسد سے اعداء کی عداوت سے محفوظ فرمائے، خدا کرے کہ اس مدرسے سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تمناؤں کے مطابق دین کے مخلص، بے باک مجاہد طلباء ہمیشہ نکلتے رہیں، اللہ رب العزت اس مدرسے کو اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ ومامون فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆ ☆ ☆